نعیم احمد بلوچ

# مصعب اسکول سسٹم کے طلبہ کی شان دار کامیابی

مصعب اسکول سسٹم کا قیام ۱۹۹۴ء میں عمل میں لایا گیا۔ جدید تعلیم بہترین وسائل کے ساتھ مہیا کرنے والے اسکولوں کی موجودگی میں ایک نئے اسکول کا قیام بظاہر ایک درست اقدام معلوم نہیں ہوتا تھا، لیکن مصعب کو قائم کرنے والوں کے پیش نظر یہ مقصد تھا کہ بچے مناسب دینی ماحول کے اندر رہ کر جدید تعلیم حاصل کریں تا کہ وہ جدید تعلیم کے ساتھ منسلک بے خدا تہذیب کے مفاسد سے محفوظ رہ سکیں اور ان کے اندر اسلامی اقدار سے وابستگی کا جذبہ نہ صرف زندہ رہے، بلکہ پروان چڑھ سکے۔

جناب جاوید احمد غامدی کی سرپرستی میں ان اہداف کو پیش نظر رکھ کر اسکول نے دستیاب وسائل کے ساتھ پہلی جماعت سے تدریس کا آغاز کیا۔ اسکول کے یہ اولین طلبہ جب نویں دسویں تک پہنچے تو انتظامیہ نے میٹرک کے بجائے ''اولیول'' کا بین الاقوامی نظام اختیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ فیصلہ اس اعتماد کا آئینہ دار تھا کہ انتظامیہ نے پچھلے برسوں کے دوران میں اپنے طالب علموں کی تدریس اس نہج پر کی ہے کہ وہ کیمبرج یونیورسٹی میں رائج جدید ترین نصاب کو نہ صرف سمجھ سکتے ہیں، بلکہ اس کے امتحانات میں نمایاں کارکردگی کے ساتھ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ اولیول کی کلاس تک پہنچتے ہوئے اسکول کے ان اولین طلبہ پر اگرچہ کچھ تجربات بھی کیے گئے اور وسائل کی کمی بھی مثالی سطح پر تدریس میں رکاوٹ بنی رہی، لیکن اس سب کے باوجود اسکول انتظامیہ طلبہ کی بہترین کارکردگی کے لیے پر اعتماد رہی۔ مناسب افرادکار کی عدم فراہمی اور وسائل کی کمی کے باوجود دوران تدریس میں طلبہ کی تعلیم و تربیت کے ان پہلوؤں کا بہر حال خاص خیال رکھا گیا کہ:

۱۔ عربی زبان اور قرآن مجید کی تدریس اگرچہ اولیول کے نصاب کا حصہ نہیں ہے، لیکن اس کی تدریس کا جاری سلسلہ برقرار رکھا گیا۔

۲۔ اسباق کو بغیر سمجھے یاد کرنے کی شدید حوصلہ شکنی کی گئی، اس کے بجائے طلبہ میں فہم و شعور کے ساتھ اپنی علمی استعداد کو

بڑھانے کی عادت ڈالی گئی۔

۳۔اسکول میں تدریس کا معیار اس قدر کڑا رکھا جائے کہ کسی طالب علم کو اضافی ٹیوشن کی ضرورت محسوس نہ ہو۔اگر کہیں اس کی ضرورت محسوس ہوئی تو اس کمی کو پورا کرنے کے لیے اسکول انتظامیہ نے خود اضافی کلاسوں کا اہتمام کیا۔

۴۔غیر نصابی سرگرمیوں میں ان طلبہ کی شرکت کو یقینی بنایا گیا۔چنانچہ او لیول کے طلبا و طالبات، سکول کے زیر اہتمام ہونے والے تمام مقابلوں، تقریبوں اور دوسری ہم نصابی سرگرمیوں میں ہراول دستے کے طور پر نمایاں رہے۔

۵۔طلبا و طالبات کے اندر آگے بڑھنے اور اعلیٰ نصب العین کے حصول کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے انھیں معاشرے میں نمایاں مقام حاصل کرنے والے دانش وروں اور صاحب علم لوگوں کی محافل میں لے جانے کا بھی اہتمام کیا جاتا رہا۔

چنانچہ اس نہج پر تعلیم حاصل کرنے کے بعد مصعب اسکول سسٹم کا پہلا بیج والدین، اساتذہ اور انتظامیہ کی دعاؤں کے ساتھ امتحانات میں شامل ہوا۔جون ۲۰۰۴ میں منعقد ہونے والے ان امتحانات کے نتائج کا اعلان اگست ۲۰۰۴ میں کیا گیا۔ ان نتائج کے مطابق تمام طلبہ امتحانات میں کامیاب قرار دیے گئے۔تمام مضامین میں طلبہ نے 82.13% نمبر حاصل کیے، جبکہ مختلف مضامین کے اعتبار سے طلبہ کی کارکردگی کا تناسب یہ رہا:

انگریزی 80%، اسلامیات 77.56%، مطالعۂ پاکستان 76%، اردو 91.67%، ریاضی 89.11%، ایڈمیتھ 91%، فزکس 82.11%، کیمسٹری 80.22%، بیالوجی 83%۔

اول پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم خضر رشید شیخ نے 90.75% نمبر حاصل کیے، جبکہ سب سے کم نمبر حاصل کرنے والے طالب علم کے نمبروں کا فی صد تناسب 69.88 رہا۔

یوں یہ نتائج ہر اعتبار سے بہت شان دار رہے۔تمام طلبا و طالبات، ان کے والدین، اساتذہ اور اسکول انتظامیہ اس شان دار کارکردگی پر مبارک باد کی مستحق ہے۔اور یہ توقع رکھنی چاہیے کہ اسکول کی انتظامیہ بچوں کی اعلیٰ تعلیم و تربیت کے اس معیار کو برقرار رکھے گی تاکہ طلبہ اگلے مرحلے یعنی اے لیول میں اس سے بھی بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکیں۔

---

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org